ہونٹوں Lips پر بوسہ Kiss کرنے سے مصاہرت کے ثبوت پر فتوی

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیافرماتے ہیں علمائے دین وہ مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی باپ اپنی جوان خوبصورت بیٹی کے ہونٹوں پر بوسہ لیتا ہے، ایسا کرنے سے کیا حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟ جبکہ وہ کہتا ہے کہ میں شہوت کے ساتھ بوسہ نہیں لیا اور ایسے ہی اگر وہ جوان بیٹی کے رخسار پر بوسہ لیتا ہے تو کیا حکم ہوگا؟ کیا باپ کو اپنی بیٹی کو بوسہ دینا جائز ہے؟ حرمت مصاہرت کی تھوڑی تفصیل بھی بیان کر دی جائے۔

سائل: قاسم یوکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

جوان خوبصورت بیٹی کے ہونٹوں کو چومنے کی صورت میں حرمت مصاہرت کا ثبوت ہو جائے گا۔ اگرچہ باپ یہ کہے کہ شہوت نہ تھی، اس کے قول کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ہونٹ چومنے میں امرِ غالب شہوت اور بیٹی کے جوان ہونے اور خوبصورت ہونے سے وجودِ شہوت اظہر ہے اور مزید کہ ملک غیر جہاں فحاشی و عریانی آسمان کو چھو رہی ہو وہاں بیٹی جیسا مقدس رشتہ کیونکر نظرِ شہوت سے مامون و محفوظ ہوگا۔ اب اس لڑکی کی ماں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس مرد پر حرام ہو گئی۔ مرد پر اپنی عورت سے وطی کرنا حرام اور متارکہ [اسے کہے کہ میں نے تجھے چھوڑا یا طلاق دے] واجب ہے۔

بعض علماء کے نزدیک یہی معاملہ رخسار کے چومنے کے بارے میں ہے مگر رخسار کو چومنے کی صورت میں اگر چومنے والا شہوت کا انکار کرے تو اس کی اس بات کو مان لیا جائے گا اور حرمت مصاہرت کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ہمارے نزدیک یہی مذہب راجح اور معتمد ہے۔ اور باپ کو محبت و شفقت میں اپنی بیٹی کے رخسار و پیشانی پر بوسہ دینا جائز ہے یہ بوسہ شفقت ہے اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس کی تائید میں کئی احادیث و آثار موجود ہیں۔

ردالمحتار میں ہے کہ ہونٹوں پر بوسہ لینے سے حرمت ثابت ہوگی۔ جیساکہ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ

"وَمِنْهُمْ مَنْ فَصَّلَ فِي الْقُبْلَةِ فَقَالَ إنْ كَانَتْ عَلَى الْفَمِ يُفْتَى بِالْحُرْمَةِ ، وَلَا يُصَدَّقُ أَنَّهُ بِلَا شَهْوَةٍ"

اور جس نے ہونٹوں اور جسم کے دیگر حصوں پر بوسہ دینے میں فرق کو بیان کیا ہے ہر اس عالم نے فرمایا کہ اگر کوئی ہونٹوں پر بوسہ دے تو حرمت کے ثبوت پر فتوی دیا جائے گا، اگرچہ وہ شہوت کا انکار کرے، اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ [ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص ۱۱۸]

اور آگے علامہ شامی جسم کے کسی بھی حصہ پر بوسہ لینے کے بارے میں اختلاف علماء کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مطلق جسم کے کسی بھی حصہ کو چومنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ایک قول یہ ہے کہ ایسا کرنے سے بھی حرمت ثابت ہو گی اور اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ مطلق تقبیل بھی اکثر شہوت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مگر ایک قول یہ کہ اس کے عدم شہوت کے قول کو مان لیا جائے گا۔اور آگے فرماتے ہیں کہ

"وَقِيلَ بِالتَّفْصِيلِ بَيْنَ كَوْنِهِ عَلَى الرَّأْسِ وَالْجَبْهَةِ وَالْخَدِّ فَيُصَدَّقُ أَوْ عَلَى الْفَمِ فَلَا وَالْأَرْجَحُ هَذَا"

اور ایک قول یہ کہ اگر سر، پیشانی یا رخسار پر بوسہ دے اور شہوت کا انکار کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر وہ ہونٹوں پر بوسہ دے تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور یہی راجح قول ہے۔

[ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص ۱۱۹]

اور آگے ایک اور مقام پر فیض کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

"وَلَوْ قَبَّلَ وَلَمْ تَنْتَشِرْ آلَتُهُ وَقَالَ كَانَ عَنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ يُصَدَّقُ وَقِيلَ لَا يُصَدَّقُ لَوْ قَبَّلَهَا عَلَى الْفَمِ وَبِهِ يُفْتَى "اگر کسی کا عضوِ تناسل منتشر نہیں تھا اور اس نے عورت کو بوسہ دیا اور کہا کہ یہ بغیر شہوت کے تھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور اگر اس نے ہونٹوں پر بوسہ دیا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اسی پر فتوی دیا جاتا ہے۔

[ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص ۱۱۹]

بہار شریعت میں ہے کہ مونھ [ہونٹوں] کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشار آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی [بہار شریعت حصہ ۷ ج ۲ ص ۲۵]

پتا چلا کہ جسم کے کسی اور حصہ پر بوسہ دینے پر فاعل کی بات کو مان لیا جائے گا مگر ہونٹوں کو چومنے کی صورت میں اگرچہ وہ شہوت کا انکار کرے نہیں مانا جائے گا۔

اور ہاں ہونٹوں پر بوسہ دینے کی صورت میں اگر کوئی ایسا واضح قرینہ موجود ہو جو شہوت کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی اس کے لیے ان چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔پہلی یہ کہ عورت ان اقارب میں سے ہو جہاں نظر شہوت معدوم اور شفقت و محبت غالب ہوتی ہے یعنی بیٹی، پوتی یا ماں وغیرہ اور دوسری یہ کہ بوسہ لینے کا یہ فعل تنہائی میں نہ ہوا ہو مثلا باپ یا بیٹا ساری فیملی کے سامنے اپنی شفقت یا محبت کو ظاہر کرنے کے لیے اگر ہونٹوں پر بوسہ دے دیتا ہے یا چومنا پیشانی کو چاہتا تھا مگر غلطی سے ہونٹوں کو بوسہ دے دیا تیسری یہ کہ یہ بوسہ فاحشہ نہ ہو بوسہ فاحشہ یہ ہے کہ اس کے دونوں ہونٹ اپنے منہ میں لے کر دبانا اور چوتھی یہ کہ بعد میں سوال کرنے پر وہ اس بات کا اقراری بھی ہو کہ میں نے شہوت کے ساتھ بوسہ نہیں دیا ان تین شرائط کے ساتھ اس کے اس قول کو مان لیا جائے گا کیونکہ ان تین شرائط کا پایا جانا شہوت کے نہ ہونے پر قرینہ واضحہ ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے کہ "حَرُمَتْ عَلَيْهِ

امْرَأَتُهُ أَيْ يُفْتَى بِالْحُرْمَةِ إذَا سُئِلَ عَنْهَا وَلَا يُصَدَّقُ إذَا ادَّعَى عَدَمَ الشَّهْوَةِ إلَّا إذَا ظَهَرَ عَدَمُهَا بِقَرِينَةِ الْحَالِ"

اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی جب سوال کرنے پر وہ شہوت نہ ہونے کا دعوی کرے گا تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے۔ مگر جب کوئی واضح قرینہ شہوت کے نہ ہونے پر دلالت کرتا ہو تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔

[ردالمحتار''، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص۱۱۷]

اور در مختار میں ہے کہ

"(قَبَّلَ أُمَّ امْرَأَتِهِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُه ما لَمْ يَظْهَرْ عَدَمُ الشَّهْوَةِ) وَلَوْ عَلَى الْفَمِ-- أَمَّا إذَا ظَهَرَ عَدَمُ الشَّهْوَةِ فَلَا تَحْرُمُ وَلَوْ كَانَتْ الْقُبْلَةُ عَلَى الْفَمِ"اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی مگر اس وقت کہ جب بوسہ کا بلا شہوت ہونا ظاہر نہ ہو، اگرچہ یہ بوسہ ہونٹوں پر لیا گیا ہو۔اور اگر اس بوسہ کا شہوت کے بغیر ہونا ظاہر ہو جائے تو بیوی حرام نہ ہو گی یعنی حرمت ثابت نہ ہو گی اگرچہ بوسہ ہونٹوں پر لیا گیا ہو۔

[درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص۱۱۷]

اس سے بھی پتا چلا کہ اگر کسی واضح قرینہ سے معلوم ہو جائے کہ باپ کا مشتہاۃ بیٹی کو چومنا بلا شہوت تھا تو ضرور باپ کی تصدیق کی جائے گی اور حرمت کا ثبوت نہ ہو گا اگرچہ بوسہ ہونٹوں پر لیا گیا ہو۔ مگر یہ ضرور ہے کہ کوئی واضح قرینہ ہو، نہ کہ اقارب اور اجانب کے فرق کو پیش نظر رکھ کر یہ کہا جائے کہ مطلقا اقارب کا بوسہ بوسہِ بلا شہوت اور بوسہِ شفقت ہے۔

پہلی شرط اس لیے ضروری کہ اقارب میں شہوت غالبا معدوم اور اجانب میں غالبا موجود ہوتی ہے۔ جیسا کہ تبیین الحقائق اور دیگر کتب احناف میں ہے۔"فَلَوْ أُمِرَتْ بِالسَّتْرِ عَنْ مَحَارِمِهَا لَحَرَجَتْ حَرَجًا عَظِيمًا وَلِأَنَّ الْحُرْمَةَ الْمُؤَبَّدَةَ تُقَلِّلُ الرَّغْبَةَ وَالشَّهْوَةَ فِيهَا بَلْ تُعْدِمُهُ بِخِلَافِ الْأَجَانِبِ"اگر محارم کو پردہ کا حکم کیا جائے تو حرج عظیم ہو گا اور اس لیے بھی ان پر محارم سے پردہ واجب نہیں کیونکہ حرمت موبدہ میں ان کی طرف رغبت کو کم کرتی بلکہ معدوم کرتی ہے جبکہ اجانب میں ایسا نہیں۔[تبیین الحقائق فصل فی النظر والمس ج4ص20]

اور دوسری شرط اس لیے ضروری کہ اجنبیہ عورت سے خلوت نشینی حرام ہونے کی وجہ بھی یہی کہ بنسبت جلوت کے خلوت میں خوفِ شہوت اور زنا میں پڑنے کا خدشہ زیادہ ہے لہٰذا خلوت میں ہونٹوں پر بوسہ لینے میں غالب امر شہوت ہے اگرچہ اقارب سے ایسا ہو۔

تیسری شرط تو واضح ہے کیونکہ بوسہ فاحشہ یعنی ہونٹوں کو منہ لے کر دبانے کی صورت میں تو وجودِ شہوت پر واضح قرینہ ہے۔

چوتھی شرط اس لیے ضروری ہے کیونکہ بعدِ تقبیل اقرارِ شہوت سے بھی حرمت کا ثبوت مفتی یا قاضی کے نزدیک ہوجائے گا اگرچہ وقتِ تقبیل شہوت نہ تھی۔ جیساکہ در مختار مع ردالمحتار میں ہے کہ "وَفِي الْخُلَاصَةِ قِيلَ لَهُ مَا فَعَلْت بِأُمِّ امْرَأَتِك فَقَالَ جَامَعْتهَا تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ ؛ وَلَا يُصَدَّقُ أَنَّهُ كَذَبَ وَلَوْ هَازِلًا . أَيْ عِنْدَ الْقَاضِي أَمَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى إنْ كَانَ كَاذِبًا فِيمَا أَقَرَّ لَمْ تَثْبُتْ الْحُرْمَةُ" اگر کسی سے کہا گیا کہ تونے اپنی ساس سے کیا کیا ہے تو اس نے کہا کہ میں اس سے جماع کیا ہے تو حرمت ثابت ہوجائے گی اب اگر وہ کہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اگرچہ اس نے مذاق سے ایسا کہا ہو۔اور یہ قاضی کے ہاں ہے۔

[درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ج۴، ص ۱۲۱]

باقی رہار خسار یا پیشانی پر بوسہ لینا تو اس میں یہ ہے کہ اگر وہ شہوت کے ساتھ ہو تو ضرور حرمت کو ثابت کرے گا بلاشہوت نہیں۔اگر کسی باپ نے جوان بیٹی کے رخسار پر بوسہ لیا یا بیٹے نے ماں کے رخسار پر بوسہ دیا پوچھنے پر اگر وہ کہے کہ یہ بلاشہوت تھا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔

جیساکہ المحیط البرھانی میں ہے کہ "**وإذا كان على الرأس أو على الذقن أو على الخد لا يفتى بالحرمة، إلا إذا ثبت أنه فعل بشهوة. ويصدق إن لم يكن بشهوة" اگر بوسہ سر یا ٹھوڑی یا رخسار پر تھا تو حرمت کے ثبوت کا حکم نہ دیں گے جبکہ یہ ثابت ہوجائے کہ وہ بطور شہوت تھا اگر وہ شہوت کا انکار کرے تو تصدیق کی جائے گی۔**

[المحیط البرھانی الفصل الثالث عشر ج3 ص66]

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ ایک شخص عورت کے رخسار پر بوسہ لیا ہے تو کیا حرمت ثابت ہوگی ؟آپ علیہ الرحمۃ نے جوابا فرمایا: صورت مستفسرہ میں اگر ثابت ہے کہ زید نے زوجہ بکر کا بوسہ بنظر شہوت لیا تو اس پر عورت کی سب اولاد ہمیشہ کے لیے زید پر حرام ہوگئ، کسی طرح اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔[فتاوی رضویہ ج۱۱ص ۳۴۲]

اعلی حضرت کے اس فتاوی مبارکہ سے بھی ثابت ہوا کہ رخسار پر بوسہ شہوت کی قید سے مقید ہے۔اگرچہ اعلی حضرت علیہ الرحمۃ میں اس کے آگے صاحب فتح کا قول بھی لیا، مگر اعلی حضرت نے فتوی میں مقدم اسی چیز کو کیا۔اس سے ثابت ہوا کہ اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کا مختار موقف یہی ہے کہ بوسہ رخسار کی صورت میں شہوت کا ہونا ثابت ہوگا تو حرمت کا ثبوت ہوگا۔

اور بہار شریعت میں ہے کہ اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا منہ [ہونٹوں] کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔[بہار شریعت حصہ ۷ ج۲ ص۲۵]

مزید یہ کہ دار الافتاء اہلسنت للدعوۃ الاسلامی کے مفتیان کرام کا موقف بھی یہی ہے کہ ان کے ایک مصدقہ فتوی میں لکھا ہے کہ اگر پیشانی اور رخسار کا دونوں نے بغیر شہوت کے بطور شفقت بوسہ لیا تھا تو اس وقت دونوں میں سے کسی کو شہوت نہ تھی تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی۔[فتوی دار الافتاء اہلسنت غیر مطبوعہ]

اور بلاشہوت بیٹی اور ماں کے رخسار یا پیشانی پر بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جائز و مستحسن ہے اور یہ بوسہ شفقت ہے۔

بیٹی کے رخسار پر بوسہ دینا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے فعل مبارک سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت براء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیمار تھیں تو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا "فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا، وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ؟" تو میں نے ان کے والد [حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ] کو دیکھا کہ انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور دریافت کیا اور کہا کہ بیٹی ! طبیعت کیسی ہے ؟[الصحیح البخاری باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة حديث نمبر ۳۹۱۸]

اس کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے خود فرمایا کہ "ای للرحمة والمودة او مراعاة للسنة" یہ بوسہ شفقت و محبت یا سنت کی رعایت کرتے ہوئے تھا۔[مرقاۃ ج۸ص ۴۶۹]

اور اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ باپ اپنی جوان بچی کا رخسار چوم سکتا ہے یہ چومنا رحمت کا ہے سنت سے ثابت ہے، حضور انور نے اولاد کے رخسار چومے ہیں۔ بنیۃ تصغیر بنت کی بمعنی چھوٹی سی لڑکی اسے اردو میں کہتے ہیں بنیا یہ تصغیر پیار کے لیے ہے۔[مرات المناجیح ج٦ص ۲۸٦]

اور بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دینا خود سنت سے ثابت ہے جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا" جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر ان کا بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ اٹھ کر آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

[سنن الترمذی باب فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليهما وسلم حديث نمبر 3872]

اس کی شرح میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بین عینها وراسها یعنی نبی کریم صلی واللہ علیہ وآلہ وسلم سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کرتے[مرقاۃ ج۸ص ۴۶۹]

اور والدہ کی پیشانی چومنے کا حکم حدیث مبارکہ میں آیا جیسا کہ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مَنْ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْ اُمِّہٖ کَانَ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ "جس نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے حجاب ہو جائے گا۔** [شعب الایمان ج5ص187حدیث نمبر7861وکذااخرجہ کنز الاعمال وفیض القدیر الجامع الصغیر]

ان احادیث مبارکہ سے بیٹی اور ماں کی پیشانی یا رخسار پر بوسہ شفقت کا کم از کم جواز تو ضرور ثابت ہوتا ہے۔

حرمتِ مصاہرت کا تفصیل یہ ہے کہ جس عورت سے کسی شخص نے حلال (نکاح) یا حرام (زنا) طریقہ سے جماع کیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس عورت کے اصول وفروع اس مرد پر حرام ہو جائیں گے یعنی اس عورت کی ماں اور بیٹی سے وہ نکاح نہیں کر سکتا۔ جماع کرنے والے مرد کے اصول وفروع اس عورت پر حرام ہو جائیں گے یعنی اس مرد کے باپ اور بیٹے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اور جس طرح مصاہرت جماع سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح دواعی جماع یعنی شہوت سے بوسہ لینا، شہوت سے چھونا یا شہوت سے اس کی فرج داخل یعنی اندرونی شرم گاہ کو دیکھنے سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن دواعی جماع کی صورت میں یہ شرط ہے کہ ان کے اپنانے کے بعد اسے انزال نہ ہوا ہو۔ اگر دواعی جماع یعنی بشہوت بوسہ لینے، چھونے وغیرہ سے مرد کی منی خارج ہو گئی تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اب یہ چیز دواعی جماع نہ رہیں۔

اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں حرمت مصاہرت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ زنا یا داعی زنا دانستہ ہو یا بھول کر یا دھوکے سے یا کسی کے جبر واکراہ سے بہر حال زوجہ کو حرام ابدی اور نکاح کو فاسد کر دیتا ہے، عورت کو فوراً چھوڑ دینا اور اس نکاح فاسد شدہ کو فسخ کرنا واجب ہو جاتا ہے اب زوجہ کبھی اس کے لیے حلال نہ ہوگی نہ کبھی اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ یہی مذہب ہمارے جمیع ائمہ اور امام احمد اور امام مالک فی احد الروایتین (دو روایتوں میں سے ایک روایت میں) اور اکابر صحابہ مثل امیر المومنین عمر فاروق اعظم وحضرت عبداللہ بن مسعود وحضرت عبداللہ بن عباس فی الاصح عنہ (ان سے اصح روایت میں) اور حضرت ام المومنین صدیقہ وابی بن کعب وجابر بن عبداللہ وعمران بن حصین اور جمہور تابعین مثل امام حسن بصری وامام ابراھیم نخعی وامام طاؤس وامام عطا بن ابی رباح وامام مجاھد وامام سعید بن المسیب وامام سلیمٰن بن یسار وامام حماد بن ابی سلیمن وغیرھم ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیھم اجمعین کا ہے۔ [فتاوی رضویہ ج۱۱ ص۳۷۱]

یہ بھی یاد رہے کہ 9 سال کی لڑکی مشتہاۃ ہوتی ہے در مختار میں ہے کہ وقدر بتسع وبہ یفتی مشتہاۃ لڑکی کی عمر اندازہ نَو سال کی عمر ہے اور اسی پر فتوی دیا جائے گا۔ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ سے مشتہاۃ لڑکی کی عمر کے بارے میں سوال ہوا تو جوابا ارشاد فرمایا کہ نو برس کی عمر کی لڑکی مشتہاۃ ہوتی ہے۔[فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۹۳]

اور بہار شریعت میں ہے کہ حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مشتہاۃ ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔

[بہار شریعت ج ۲ حصہ ۷ ص ۲۴]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Question:

What do the scholars of the Sacred Law state regarding a father kissing his young, beautiful daughter on her lips? Will hurmat-e musāharat [marriage forbiddance] be proven in doing so? Whereas the father says that he did not kiss his daughter out of lustful desire. Similarly, what will be the ruling if he kisses his daughter on her cheek? Is it permissible for a father to kiss his daughter? Kindly elaborate upon the issue of hurmat-e musāharat.

Answer:

Hurmat-e Musāharat will be necessitated in the case where a father kisses his young and beautiful daughter on her lips, even if he says that there was no lustful desire. His clarification will not be accepted, because mostly, kissing on the lips is associated with desire. The daughter being young and beautiful makes it more clear that lustful desire is present. Furthermore, in a foreign land

where immodesty and nudity are at its peak, how will the sacred relationship of father and daughter remain protected from lustful desire? In this case, the mother of the girl is forbidden upon the man, forever. It is forbidden for him to have sexual relations with the mother. It is wajib [compulsory] for him to leave her [by informing her that he has separated from her of by giving her talāq (divorce)].

According to some scholars, the above-mentioned ruling also holds true for a father kissing his daughter on the cheek. However, if a person kissing his daughter on the cheek denies the presence of lustful desire, his clarification has to be accepted, and it will not be ruled as a cause of hurmat-e musāharat. This is the outweighed and relied upon opinion according to us. It is permissible for a father to kiss his daughter's cheek or forehead out of love and compassion. This is the kiss of compassion, and there is no problem in it. There are many ahadith [Prophetic narrations] and athar [reports from Prophetic companions] that support this.

It is mentioned in Radd al-Muhtar that forbiddance will be proven due to kissing on the lips. 'Allāmah ibn 'Abidīn al-Shāmī states:

"And from them there are those that have mentioned a detailed difference in kissing [between kissing the lips and kissing other parts of the body] so he said: if the kiss was upon the lips, a ruling for the necessitation of forbiddance will be passed. The denial of the presence of any lustful desire will not be accepted."

[Radd al-Muhtar, Book of Marriage, Chapter on Forbidden Relationships Volume 4 page 117]

'Allāmah ibn 'Abidin then mentioning the difference of opinion

among the scholars regarding kissing other parts of the body states that the scholars differ over the absolute kissing of any part of the body. According to one opinion, doing this [kissing any other part of the body] necessitates forbiddance, and the clarification of the one doing it will not be listened to, as kissing, unrestrictedly, is an act usually done out of lustful desire. However according to another opinion, the denial of the presence of lustful desire will be accepted."

He further states:

"It is stated that there is detailed difference between the kiss being on the head, forehead and cheek, such that he is believed [if he denies the presence of any lustful desire in these three], and it being on the lips such that he is not believed [if he denies the presence of any lustful desire in this]. This is the most preferred opinion."

[Radd al-Muhtar, Book of Marriage, Chapter on Forbidden Relationships Volume 4 page 118]

He states further on with reference to Fayd:

"If he kissed [a woman] and did not get an erection and he says the kiss was without lustful desire it will be accepted. It is also said he will not be believed [in his denial of lustful desire] if he kissed her on the lips and the legal verdict is given upon this view."

[Radd al-Muhtar, Book of Marriage, Chapter on Forbidden Relationships Volume 4 page 119]

It is mentioned in Bahār-e Sharī'at:

"If one kissed upon the lips this will absolutely necessitate hurmat-e musāharat, even if he says that there was no lustful desire. Similarly, if there was an erection experienced whilst kissing any bodily part, hurmat-e musāharat will be necessitated."

[Bahār-e Sharī'at Vol 2 part 7 pg 25]

Thus, we come to know that in kissing a bodily part [other than the lips], the statement of the one who kissed [in denial of the presence of lustful desire] will be accepted. But in the case of kissing the lips, even if the one doing it denies the presence of lustful desire, his statement will not be accepted.

Yes, if there is an explicitly clear indication present in the negation of lustful desire in the case of kissing the lips, then forbiddance will not be established.

There are four necessary conditions that need to be met in this case.

First: The woman must be from those close relatives with whom there is no chance of lustful desire, and towards whom only love and compassion normally exists, meaning daughter, grand daughter, mother, etc.

Second: The act of kissing must not take place in solitude. For example: a father or a son kisses [a woman] on her lips out of love or compassion, in front of the entire family. Similarly, if someone wanted to place a kiss on the forehead but accidentally did so on the lips.

Third: It should not be a passionate kiss. A passionate kiss is one in which involves in taking in of the others lips and pressing them.

Fourth: When questioned later on about the kiss, he testifies that he did not kiss her out of lustful desire.

If these three conditions are fulfilled then this statement [mentioned as the Fourth condition] will be accepted as these are clear explicit indicators upon the absence of lustful desire. Just as it is mentioned in Radd al-Muhtār that:

"His wife will become forbidden upon him, that is the verdict of forbiddance will be given when he is asked and he will not be believed when he claims there was no lustful desire except if its absence becomes apparent by an indication of the state [in which the kiss took place]."

[Radd al-Muhtār Volume 4 pg 117]

It is also mentioned in al-Durr al-Mukhtār that:

"(If someone kissed his mother in law his wife will become forbidden upon him as long as absence of lustful desire is not apparent) even if this is upon the lips. If absence of lustful desire becomes apparent then forbiddance will not be established even if the kiss was on the lips."

[al-Durr al-Mukhtār with Radd al-Muhtār Volume 4 pg 117]

From this it has become known that if the father's kissing his grown up daughter being without lustful desire is known through a clear explicit evidence then the father's denial [of lustful desire]

will be necessarily accepted and forbiddance will not be established even if the kiss was upon the lips. But it is necessary that there be a clear explicit evidence, not that the difference between relatives and non-relatives be taken into consideration to say that the kissing of a near relative is kissing without lustful desire absolutely and is only a kissing of compassion.

The first condition is necessary because lustful desire in close relations is mostly non existent and in other than them it is mostly present. Just as is mentioned in Tabyīn al-Haqā'iq and other Hanafī texts:

"If she was commanded to veil herself from mahārim (those that are forever forbidden in marriage to her) it would be a great obstacle and also because being such a close relative who is forbidden in marriage reduces interest in that person and lustful desire in fact it makes it non existent as opposed to people who are unrelated."

[Tabyīn al-Haqā'iq Volume 4 pg 20]

The second condition is necessary because secluding oneself with an unrelated woman [one that is not permanently forbidden in marriage] is prohibited for this reason that in comparison to public occurrence the fear of falling into lustful desire and fornication is greater. Thus kissing upon the lips in seclusion is mostly associated with lustful desire.

The third condition is clear because in a passionate kiss, that is taking the lips into the mouth and pressing them, there is a clear evidence upon the presence of lustful desire.

The fourth condition is necessary because even after kissing, admission of lustful desire is proof for prohibition for a Muftī or Qādī even if there was no desire at the time of kissing. Just as is mentioned in al-Durr al-Mukhtār with its commentary Radd al-Mukhtār:

“In al-Khulāsah; if it is said to him what did you do with the mother of your wife and he says I had intercourse with her, prohibition is established and his saying it was a lie or a jest will not be believed by the Qādī.”

[al-Durr al-Mukhtār with Radd al-Muhtār Volume 4 pg 121]

What remains is the kissing of the cheek and forehead. If there is lustful desire in such kissing then prohibition will be necessarily established, otherwise without lustful desire it will not. If a father kissed his grown up daughter [9 years old or above] upon her cheek or a son kissed his mother upon her cheek then upon being asked he said it was without lustful desire then he will be believed.

Just as it is mentioned in al-Muhīt al-Burhānī:

“And when it [the kiss] is upon the head or the chin or the cheek the ruling of prohibition will not be given except if it is established that it was done with lustful desire. His denial [of lustful desire] will be accepted if it was done without lustful desire.

[al-Muhīt al-Burhānī Volume 3 pg 66]

My Master A’la Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān (may Allāh shower him with mercy) was asked about a man who kissed a woman on her cheek whether prohibition will be established by this. He (may

Allāh shower him with mercy) replied: In the scenario asked about if it is established that Zayd kissed the wife of bakr with lustful desire then all the children of this woman will be permanently forbidden in marriage upon Zayd. They will never be able to marry him in any way."

[Al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 11 pg 342]

It is also established from this blessed fatwā of A'la Hazrat that the kissing of the cheek is restricted by this condition [lustful desire]. Even though A'la Hazrat took the view of the author of Fath ul-Qadīr further on, but A'la Hazrat placed this matter before that so it is established from this that A'la Hazrat's (may Allāh cover him with mercy) chosen position is this that in the scenario of kissing upon the cheek only upon the establishment of lustful desire will prohibition be established.

In Bahār-e-Sharī'at it is mentioned if there was no erection and he kissed a place on other than the cheek, chin, forehead or lips and he says that he did not have lustful desire then his claim will be accepted.

[Bahār-e Sharī'at volume 2 part 7 pg 25]

Furthermore this is also the opinion of the Muftīs of Dār al-Iftā` Ahl al-Sunnah of Da'wati Islāmi that in one of their attested fatwas it is written that if the forehead and cheek were both kissed without lustful desire with compassion and neither of the two individuals had lustful desire at the time then marriage prohibition will not be established.

[Unpublished Fatwā of Dār al-Iftā Ahl al-Sunnah]

Also without lustful desire there is no problem in kissing the cheek or forehead of one’s daughter or mother. Rather it is permitted and considered good and this is a kiss of compassion.

The kissing of one’s daughter on her cheek is established from the blessed action of Sayyidunā Abu Bakr al-Siddīq (may Allāh be pleased with him) just as Sayyidunā Barā` (may Allāh be pleased with him) narrates [about when he was a child] that when Sayyidah A’ishah (may Allāh be pleased with her) was ill I entered with Sayyidunā Abu Bakr al-Siddīq (may Allāh be pleased with him) upon his family and I saw her father kiss her cheek and he said “How are you my little daughter?”

[Sahīh al-Bukhārī hadīth 3918]

Commentating upon this Mullā ‘Alī al-Qārī (may Allāh cover him with mercy) says: that [this kissing] was due to mercy and affection or consideration of the Sunnah [in acting].
[Mirqāh Vol 8 pg 469]

Also commentating upon this hadith Muftī Ahmad Yār Khān Na’īmī states that it became known that a father can kiss the cheek of his grown up daughter and this kissing is established from the Sunnah. The Illuminated Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) kissed the cheeks of his children. Bunayyah (little girl) is the dimunitive form of Bint (daughter), in urdu we say bunyāyah and this dimunitive form is given out of love.

[Mir’āt al-Manājīh Volume 6 pg 286]

Kissing one’s daughter on the forehead is established from the sunnah itself just as the Mother of the Believers Sayyidah A’ishah (may Allāh be pleased with her) says:

“When Sayyidah Fātimah (may Allāh be pleased with her) would enter the Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) would stand up and kiss her and sit her in his place and when the Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) would enter she would stand up from her place kiss him and sit him in her place.”

[Sunan al-Tirmdhī Hadīth 3872]

In his commentary upon this hadith Mullā ‘Alī al-Qārī says: ‘[he would kiss her] between her eyes and her head’.

The order to kiss the forehead of one’s mother has come in the blessed hadith that the Noble Prophet (may the peace and blessings of Allāh be upon him) said:

“Whosoever kissed his mother between her eyes it will be a veil between him and the fire.”

[Shu’ab al-Imān hadith 7861]

From these blessed ahadīth at the very least the permissibility of kissing the forehead and cheek of one’s daughter and mother out of compassion is established.

The details of Hurmat-e Musāharah (Marriage Prohibition) is this that whichever woman a man has had intercourse with whether by permissible marriage or forbidden fornication then in both cases the source and progeny (in terms of her lineage) become

forbidden on this man that is this man cannot marry this woman's mother or daughter. The source and progeny of this man that performed intercourse will also be prohibited in marriage upon this woman meaning that she cannot marry the father or son of this man. Just as this prohibition is established by marriage then it is also established by that will pulls towards intercourse i.e. kissing with lustful desire, touching with lustful desire and looking at the internal part of the reproductive organ of the woman with lustful intention. However in the scenario of that which draws one towards intercourse the condition is that there be no ejaculation at their occurence. If ejaculation occurs with that which draws towards intercourse i.e. kissing with lustful intention, touching with lustful intention etc Hurmat-e Musāharah will not be established. This is because these matters now no longer remain as matters that are drawing towards intercourse.

My Master A'la Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān (may Allāh have mercy on him) states concerning Hurmat-e Musāharat that even if fornication or that which draws towards intercourse is intentional or forgetful or through deception or coercion and force, in every state, the wife will be rendered permanently forbidden and the nikāh will be invalidated. It is wājib to leave the woman immediately and to dissolve this invalidated marriage. The wife will never become permitted for him and he will never be able to remarry her. This is the opinion of all of our leading Imāms and one of two narrations of both Imām Ahmad and Imām Mālik and the senior from the Sahābah such as the leader of the faithful 'Umar al-Fārūq al-A'zham, Sayyidunā 'Abdullah ibn Mas'ūd, Sayyidunā 'Abdullah ibn 'Abbās in the most authentic narration from him, the mother of the believers Sayyidah A'ishah, Sayyidunā Ubayy ibn Ka'b, Sayyidunā Jābir ibn 'Abdullah, Sayyidunā 'Imrān ibn Husayn and the majority of the succesors like al-Imām Hasan al-Basrī, al-Imām Ibrahīm al-Nakha'ī, al-Imām

Tāwūs, al-Imām ‘Atā ibn Abi Rabāh, al-Imām Mujāhid, al-Imām Sa’īd ibn al-Musayyib, al-Imām Sulaymān ibn Yasār, al-Imām Hammād ibn Sulaymān and others from the leaders of the Dīn may the mercy of Allāh be upon them all.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 11 page 371]

It should be remembered that the age at which a girl is considered from the perspective of desirability is 9 years. In al-Durr al-Mukhtār it is mentioned ‘it has been evaluated as 9 years and fatwa is given upon that’. My Master A’la Hazrat Imām Ahmad Ridā Khān (may Allāh have mercy on him) was asked about this and also answered that it is 9 years of age.

[al-Fatāwā al-Ridwiyyah Volume 23 page 293]

Also in Bahār-e Sharī’at it is mentioned that a condition for Hurmat-e Musāharat is that the woman be desirable, i.e. she should not be under 9 years of age. Meaning that if the female who is kissed is, alive and under 9 years of age, or is a deceased female, then hurmat musāharat is not established.

[Bahār-e Sharī’at Volume 2 Part 7 page 24]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری